الفاظ سے تقویت حاصل کرتے ہیں: ''خداوند تجھ سے اِس کے سوا کیا چاہتا ہے کہ تو انصاف کرے اور رحم دلی کو عزیز رکھے اور اپنے خدا کے حضور فروتنی سے چلے (میکاہ ۶:۸)۔''

پاکستان میں زندگی کے سب ہی شعبوں میں خداوند کی موجودگی کا احساس سرایت کیے ہوئے ہے، یہ صرف مسیحی برادریوں ہی میں نہیں۔ یہاں کے سبھی لوگ جب خوشی، غم اور مشترکہ خواہشات کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں، اپنے آپ کو خداوند کے حضور پیش کرتے ہیں اور اپنی ضروریات کے لیے اُس کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں، ہم اس کی موجودگی کو ''کلام'' اور ساکرامنٹ کی شکل میں مناتے ہیں، ہم پُر اعتماد ہیں کہ جو ہمارے درمیان ہے، وہ ہماری دعائیں سنے گا۔

آخرالامر، پاکستان میں بطور مبشر ہماری موجودگی کا سبب یسوع مسیح کی منادی ہے، اُس کی زندگی، مشکلات، موت اور دوبارہ جی اٹھنے کی گواہی دینا ہے۔ وہ [خداوند] دُنیا میں اِس لیے آیا تھا کہ غریبوں کو خوشخبری دے، قیدیوں کے لیے آزادی کا اعلان کرے، اندھوں کو بینا کردے، پسے ہوئے لوگوں کو اُن کی مشکلات سے آزاد کردے اور اِس بات کی منادی کرے کہ وہ وقت آ گیا ہے جب خداوند خدا اپنے بندوں کو نجات دے گا، یہی ہمارا مشن ہے۔ (''دی کرسچن وائس''۔ کراچی، ۲۰ جون ۱۹۹۹ء)

''لبریشن تھیالوجی'' کی پیش رفت کے دس سال:

[لاطینی امریکہ کے کیتھولک مذہبی رہنما ویٹی کن کی ہدایات نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ملکوں کی سیاست میں حصہ لے رہے ہیں، اُنہوں نے عالمی سرمایہ داری کے بالمقابل معاشرتی اور اقتصادی عدل وانصاف کے لیے مذہبی بنیادوں پر جدوجہد شروع کی، اور اشتراکی سیاست دانوں کے ساتھ تعاون شروع کیا۔ اُنہوں نے اپنے نقطۂ نظر کو ''لبریشن تھیالوجی'' کا نام دیا۔ ویٹی کن نے

اس نقطہ نظر کی تائید نہ کی، تاہم لبریشن تھیالوجی کے منادکیتھولک رہنماؤں کو برداشت کرلیا۔ لاطینی امریکہ کے ساتھ تیسری دُنیا کے دوسرے ممالک میں بھی کیتھولک آبادی میں اس نقطہ نظر نے آہستہ آہستہ مقبولیت حاصل کر لی ہے۔ پاکستان میں ''لبریشن تھیالوجی'' کو آگے بڑھانے میں فادر عمانویل عاصی اوراُن کے قائم کردہ ''مکتبہ عناویم'' نے بنیادی کردارادا کیا ہے۔ ''مکتبہ عناویم'' کی تاسیس کودس سال ہوگئے ہیں۔ اس موقع پر مکتبہ اور بانی مکتبہ کو کیتھولک برادری نے خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ذیل میں فادر عاصی کے بارے میں جناب وکٹر ڈینیل کے مضمون کے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔ مدیر]

''۲۶ نومبر ۱۹۷۴ء: سینٹ میریز پیرش ہال گلبرگ [لاہور] کا اختتامی پروگرام تھا۔ نوجوانوں کی میزبان تنظیم سینٹ میریز یوتھ فیلوشپ (فرینڈز گروپ) جن کا موٹو 'طبقاتی جدوجہد ہماری منتظر ہے' نے فیصلہ کیا کہ خوبصورت ہال کا آغاز کسی منفرد شخصیت کے پروگرام سے شروع کروایا جائے۔ سیلون (سری لنکا) کے انقلابی کاہن فادر ٹیسا بالاسوریا کے نام سے سب نے اتفاق کیا۔ موضوع تھا: 'مسیحیت میں نئے طرز کے رجحانات'۔ ایسا موضوع جس پر اُس دور میں بڑے بڑے تنقید کرنے سے کتراتے تھے۔ فادر موصوف نے اس موضوع کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیے۔ نوجوانوں کی بڑی تعداد کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ امید کی کرن نوجوانوں کے دلوں میں روشن کر دی کہ مقامی تھیالوجی ہی وقت کی ضرورت ہے، مگر یہ سوال جواب طلب تھا کہ پاکستان میں کون بارش کا پہلا قطرہ بنے گا۔ پھر گاہے بہ گاہے اچھی خبریں سننے کو ملنے لگیں، تبدیلیوں کی، امیدوں کی، پرانی رُتوں کے بدلنے کی، اور موضوع گفتگو فادر عمانویل عاصی رہنے لگے۔ ان کی تحریروں کو پڑھنے اور بغور مشاہدہ کرنے سے اُن سے ایک انقلابی کی بُو محسوس ہونے لگی۔''

''پاکستان میں لبریشن تھیالوجی کو متعارف کرانے والے اور متعدد کتابوں اور سینکڑوں

مضامین کے مصنف فادر عمانویل عاصی --- جوریاں [حافظ آباد] کے مسیحی محنت کش مراد روفن المعروف بابا سادھو --- کے ہاں ۱۲ جون ۱۹۴۹ء کو پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ سکول جوریاں سے پانچویں جماعت پاس کرنے کے بعد سینٹ فرانسس ہائی سکول انارکلی لاہور آئے۔--- کاہن بننے کی خواہش آپ کو سینٹ میریز سیمینری لاہور لے آئی۔ میٹرک سیمینری میں رہتے ہوئے سینٹ فرانسس ہائی سکول لاہور سے کیا۔ ۱۹۶۸ء میں آپ کرائسٹ دی کنگ سیمینری کراچی چلے گئے --- کراچی سیمینری کے چھ سالہ کورس کے دوران بائبل مقدس، علمِ الٰہیات، اخلاقیات، لطوریہ، کلیسیائی تاریخ، فن تقریر، فلسفہ، معاشیات اور دیگر مضامین کا گہرا مطالعہ کیا۔ ۱۶ اپریل ۱۹۷۴ء کو --- آپ کی کہانت کی مخصوصیت ہوئی۔---

آپ کا سفر بطور کاہن سینٹ جوزف پیرش گوجرانوالہ سے شروع ہوا۔ مختلف پیرشوں سے ہوتا ہوا ''بیت المومنین سادھوکی۔ گوجرانوالہ'' پر ٹھہرا۔ جہاں ہر سال سینکڑوں افراد --- فیض یاب ہوتے ہیں۔ فادر عاصی صرف لکھتے ہی نہیں، بلکہ عملی خدمات پر یقین رکھتے ہیں۔---

آپ نے الٰہیات کی اعلیٰ تعلیم روم یونیورسٹی سے ۸ ستمبر ۱۹۷۷ء سے ۱۰ جون ۱۹۸۱ء تک حاصل کی۔ اس دوران میں آپ روم یونیورسٹی کی طرف سے ۱۹۷۸ء سے ۱۹۷۹ء تک یروشلم میں رہے۔ ۱۵ جولائی ۱۹۸۳ء کو --- کرائسٹ دی کنگ سیمینری کے چوتھے (پہلے پنجابی) ریکٹر بنے۔ بحیثیت ریکٹر آپ نے بے شمار فادر صاحبان کی کہانت کے لیے تصدیق کی۔--- ۱۱ مارچ ۱۹۹۵ء کو آپ کو کیٹی کسٹک کمیشن کا سیکرٹری مقرر کیا گیا، تاحال اس عہدے پر فرائض انجام دے رہے ہیں۔''

''فادر عمانویل عاصی سے مکمل تعارف حاصل کرنے کے لیے لبریشن تھیالوجی کے بارے میں ابتدائی معلومات کا ہونا ضروری ہے۔ لبریشن تھیالوجی دراصل مظلوم اور استحصال سے ڈسے ہوئے طبقے کی پیداوار ہے۔ یہ غریبوں، مظلوموں اور دھتکارے ہوئے ستم رسیدہ افراد کی تھیالوجی

ہے۔

پاکستان میں تھیالوجی متعارف کروانے کا خیال کیوں کر پیدا ہوا، اس کے پس پردہ عوامل کیا تھے اور فادر عاصی مظلوموں کے اتنے ہمدرد کیوں بنے؟ اس کی نمایاں بات جو ذہن میں گھر بناتی ہے، وہ ان کی ابتدائی زندگی کا ماحول اور ارد گرد پسے ہوئے پاکستانی معاشرہ اور نسل در نسل غلامی کی زنجیریں ہیں۔

فادر عاصی کا نرم مزاج اور حسّاس طبیعت، مزہ داری کی بات یہ ہے کہ اس پر میری نول کی بین الاقوامی کانفرنس نے گرم لوہے پر ضرب لگا دی۔ میری نول کا علاقہ نیویارک سے تقریباً تیس میل جنوب میں ہے۔ جہاں امن و انصاف اور بنیادی حقوق کے حصول کی راہ میں جدوجہد کی دینی تعلیم ''لبریشن تھیالوجی'' کے موضوع پر ۳ جولائی سے ۷ اگست ۱۹۸۷ء تک بین الاقوامی سیمینار منعقد ہوا جس میں ۱۹ ممالک کے مندوبین شامل ہوئے۔ آپ نے پاکستان کی نمائندگی کی۔ اس سیمینار کی خاص بات [یہ تھی] کہ فادر عاصی کو لبریشن تھیالوجی کے باپ اور بانی فادر گستاوَ گوییرَیس، جن کا تعلق پیرو سے ہے اور کئی کتابوں کے مصنّف بھی ہیں، سے ملنے اور قریب سے جاننے کا خوشگوار تجربہ ہوا۔ اُن کو فادر گستاوَ کے علاوہ فادر گلبرٹ (او-پی، برازیل) سے اور ڈاکٹر لیمنا جن کا تعلق امریکہ سے ہے، کے خیالات جاننے کا اتفاق ہوا۔ اس سیمینار کے بعد آپ اس نتیجے پر پہنچے کہ اُنہیں اپنے لوگوں کی آوازوں کو سننا ضروری ہے جو ظلم و استحصال میں دبے کراہ رہے ہیں۔ اپنی ثقافت اور ضرورت کو مدنظر رکھ کر اپنی پاکستانی تھیالوجی منظم اور مرتب کرنا ہوگی جس میں اپنی ثقافت اور معاشرے کی جھلک نظر آئے، اور ۲۰ فروری ۱۹۸۹ء کو مکتبہ عناویم کی بنیاد رکھی تا کہ تھیالوجی پر کسی خاص گروہ کی اجارہ داری ختم کر کے اس میں عامۃ المومنین کو شریک کیا جا سکے۔ اسے نصابی علم کے بجائے عملی زندگی میں بروئے کار لانے کی جستجو کی جا سکے۔''

''[فادر عاصی] کی کتابوں کے ترجمے مختلف غیر ملکی زبانوں میں ہو چکے ہیں، اور یہ سلسلہ

جاری ہے۔آپ کی اب تک درجنوں کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ہر کتاب کا مختصر تعارف مشکل ہے،لہٰذا دو تین کتابوں کے بارے میں اپنے قارئین کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔

''اقلیت کی الٰہیات'' میں اقلیت کے افراد کو تسلی اور حوصلہ دیتے نظر آتے ہیں۔آپ اُنہیں باور کرانا چاہتے ہیں کہ اقلیت ہونا خدا کی نظر میں مخصوص اور چیدہ ہونا ہے۔ یہ الٰہی اعزاز اور خدا کا فضل ہے۔آپ کے خیال میں اقلیت کو مظلوم بننے اور ہمدردیاں حاصل کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں، کیونکہ مظلوم بننے کی سوچ استحصالی سوچ کو جنم دیتی ہے۔

''انصاف کی روحانیت'' میں آپ نے مروجہ تھیالوجی کو نوآبادیاتی تھیالوجی قرار دیا ہے۔ آپ اس تھیالوجی کے خدا کو انصاف کا خدا نہیں مانتے۔آپ نے یہ واضح کیا کہ بائبل کا خدا ہی دراصل انصاف اور آزادی کا خدا ہے جو محروموں کی حمایت کرتا ہے، وسائل کی کمی کو ناانصافی کا محور بناتے ہیں اور ناانصافی کو ختم کرنے کے لیے وسائل کے ساتھ ساتھ شعور کی بیداری پر زور دیتے ہیں۔

آپ کی معروف کتاب ''غریبوں کا مقدمہ'' کی تقریب رونمائی نومبر ۱۹۸۹ء کو گوئٹے انسٹی ٹیوٹ گلبرگ- لاہور میں ہوئی۔اس دور میں جب کوئی غریبوں کا ساتھ دینا تو کجا، اُنہیں موضوع بحث بنانا پسند نہیں کرتا، آپ نے یہ کتاب غریبوں کے نام منسوب کی ہے۔ یہ دراصل آسمان پر خدا کی عدالت کے بجائے اس دھرتی کے فلاکت زدہ، ستم رسیدہ اور پسے ہوؤں کا مقدمہ ہے، جو خود ان کے سامنے رکھا گیا ہے، تا کہ وہ جان لیں کہ اُن کی تباہی اور بدحالی کا ذمہ دار کون ہے، کس نے اُنہیں اس حال تک پہنچایا۔عبداللہ ملک نے کہا تھا کہ فادر عاصی نے کتاب کے چند مضامین میں مسیحیوں کے اندر ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ یہ کتاب صرف مسیحیوں کے لیے ہی نہیں، بلکہ مسلم برادری کو بھی چاہیے کہ اس کتاب سے استفادہ کرے۔۔۔۔''